Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۶۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۹ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۱۸ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۱۸ نومبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۶۱

جلسہ سالانہ میں فکر سے شامل ہوں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے ..... کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے سے ہی اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ سفر خرچ کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا دقت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جاوے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

اب جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

بلجیم میں مقیم احمدی متوجہ ہوں

بلجیم میں مقیم احمدی احباب کے پتوں کی فوری ضرورت ہے۔ وہاں پر مقیم احباب خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز اعلان پڑھیں تو وکالت تبشیر ربوہ کو ان کے پتوں سے آگاہ کریں۔ شکریہ

(وکالت تبشیر ربوہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع کے مطابق

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام تسلسل و تواتر سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت فلو اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ قائم رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ والدہ صاحبہ جواد رشید صاحب شہید جو ۸ مارچ کو کار کے حادثہ میں شہید ہو گیا تھا مبلغ پانچ صد روپے برائے نادار مریضان بھجواتے ہوئے لکھتی ہیں۔ میری صحت سخت خراب ہو چکی ہے۔ لہٰذا بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری صحت کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں نیز مجھے اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق بھی عطا کرے آمین

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شکریہ اور درخواست دعا

چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور ان سب احباب کا جنہوں نے انکی بیماری میں ان کے لئے دعائیں کیں شکریہ ادا کرتے ہیں ان کے بائیں بازو اور بائیں ٹانگ میں ابھی خفیف اثر باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جزاکم اللہ

خاکسار صلاح الدین لاہور

جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش/دسمبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۵ بابت ۲۸ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط چہارم)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی گوٹن برگ میں اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور نے سویڈن اور ناروے کے دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب کو انفرادی ملاقوں کا شرف بخشا

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور اہل شہر کی جانب سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

(۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء)

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی تشریف آوری اور حضور سے ملاقات

۳۰ جولائی حضور ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں قیام کا آخری دن تھا اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ احباب جماعت کی انفرادی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا۔ اُس روز حضور نے ۱۱ بجے سے اڑھائی بجے تک سویڈن اور ناروے کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب کو باری باری انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اس روز احباب کی بکثرت آمد کی وجہ سے مشن ہاؤس میں غیر معمولی رونق رہی۔ احمدی مستورات بھی بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اُس روز گوٹن برگ کے ڈپٹی میئر ریونے ہیل گرین (MR-RUNE HELGREN) نے جو اُن دنوں قائمقام میئر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اطلاع بھجوائی ہوئی تھی کہ وہ خود احمدیہ مشن ہاؤس آ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کو اہلِ شہر کی طرف سے خوش آمدید کہیں گے۔ اور آپ سے ملاقات کر کے آپ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کریں گے۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت کے مطابق پونے بارہ بجے دوپہر مشن ہاؤس تشریف لائے۔ حضور نے احباب جماعت کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ روک کر میئر موصوف سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مترجم کے فرائض مبلغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد نے ادا کئے۔

اہل شہر کی طرف سے خوش آمدید

میئر موصوف نے حضور کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرنے اور گوٹن برگ میں حضور کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پورے شہر کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کیا اور پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ حضور نے جواباً ان کا اور گوٹن برگ کے شہریوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اہل سویڈن اور بالخصوص اہل گوٹن برگ کی خوش اخلاقی اور ملنساری کی تعریف کی اور ان کی فلاح و بہبود اور ہمہ جہتی ترقی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔ اہل سویڈن کی تعریف اور نیک تمناؤں کے اظہار پر وہ بہت خوش ہوئے اور اس کرم فرمائی پر انہوں نے حضور کا بطور خاص شکریہ ادا کیا۔

دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اور قائمقام میئر موصوف کے مابین گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ انہوں نے پہلے تو حضور کے حالیہ دَورہ کی تفصیل پوچھی اور پھر دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد جاننا چاہی۔ حضور نے دورہ کی تفصیل بتانے اور اس امر سے آگاہ کرنے کے بعد کہ دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے کسی قدر متبسم انداز میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں احمدیوں کی تعداد سویڈن کی مجموعی آبادی (جو ۸۰ لاکھ ہے) سے زیادہ ہے۔ اس وضاحت سے میئر موصوف بہت محظوظ ہوئے۔ اور یہ معلوم کر کے کہ پاکستان کی آبادی ساڑھے سات کروڑ ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ کا ملک تو ہمارے ملک سے بہت بڑا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آپ کا ملک چھوٹا تو ہے لیکن ہے بہت ترقی یافتہ اور مالدار۔ آپ کی دولت کا راز آپ کے گھنے اور دُور دُور تک پھیلے ہوئے جنگلات ہیں۔ ہمارے ہاں جنگلات نہیں ہیں تاہم وسائل سے کام لیتے ہوئے ہم دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کی بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔

مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار

میئر موصوف نے سویڈن کی سب سے پہلی مسجد یعنی "مسجد ناصر" کا بھی ذکر کیا جسکا افتتاح حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۷۶ء میں کیا تھا انہوں نے کہا ہم آپ کے اس امر پر بھی شکر گزار ہیں کہ آپ نے گوٹن برگ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر کے اور اس کے ارد گرد باغ اور پودے وغیرہ لگا کر شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کا اپنا بیٹا ڈینبرگ میں پادری ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ ایک زمانہ میں کیتھولک چرچ نے آپ کے چرچ کی جو ایک اصلاحی تحریک کا چرچ ہے شدید مخالفت کی تھی لیکن اتنی شدید مخالفت کے باوجود اہل سویڈن نے مذہبی اعتبار سے اپنی علیحدہ حیثیت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے کہا آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں۔ اصلاحی تحریکوں کو مخالفت کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے اور مخالفت ان کے لئے ترقی کا موجب ہوتی ہے۔

پڑوسیوں کا سلوک

میئر موصوف نے پوچھا گوٹن برگ میں آپ کے مشن اور جماعت کو کسی قسم کی دقت کا سامنا تو نہیں کرنا پڑ رہا اور یہ کہ آپ کو مشن کے قرب و جوار میں پڑوسیوں سے تو کوئی شکایت نہیں ہے؟ حضور نے اہل سویڈن اور خاص طور پر گوٹن برگ کے شہریوں کی فراخدلی کی تعریف کی اور بالخصوص پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ پڑوسیوں کے چھوٹے بچے جو ہمیں بہت پیارے لگتے ہیں کھیلنے کے لئے اکثر مسجد کے احاطہ میں آ جاتے ہیں۔ وہ درختوں کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ہم بھی ان سے پیار کرتے ہیں اور وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔

۱½ لاکھ انسانوں کی رہائش اور کھانے (کا انتظام)

اس ملاقات میں جلسہ سالانہ کے انعقاد اور انتظامات کا بھی ذکر آیا۔ میئر موصوف یہ سُن کر بہت حیران ہوئے اور ساتھ ہی مسرت کا بھی اظہار کیا کہ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیڑھ لاکھ انسانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت کرتی ہے اور اس کے جملہ اخراجات خود برداشت کرتی ہے۔ اسی ضمن میں دُنیا بھر میں احمدیہ مشنوں یعنی تبلیغی مراکز کے قیام کا بھی ذکر آیا۔ وہ احمدیہ مشنوں کی کارکردگی اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت کے اہتمام سے بھی بہت متاثر ہوئے اور اس امر پر انہوں نے از حد خوشی کا اظہار کیا کہ فزکس میں نوبل انعام یافتہ پروفیسر سلام کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔

پاکستان آنے کی دعوت

آخر میں میئر موصوف نے فرمایا اگر میں کبھی پاکستان گیا تو ربوہ بھی ضرور جاؤں گا اور ربوہ دیکھے بغیر واپس نہیں آؤں گا۔ اس پر حضور نے انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی اور فرمایا آپکی تشریف آوری ہمارے لئے دلی مسرت کا باعث ہوگی۔ آپ میرے ذاتی مہمان ہوں گے۔ میئر موصوف نے حضور کے گوٹن برگ میں تشریف لانے پر ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کیا اور دوبارہ پورے شہر کی طرف سے خوش آمدید کہنے اور حضور کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ رخصت ہوئے۔ نہایت خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

میئر موصوف کے جانے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جو گیارہ بجے شروع ہوا تھا پھر شروع ہوا اور اڑھائی بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ چار بجے حضور نے مسجد ناصر میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

شام کی سیر

اُسی روز (۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء) شام کو حضور ایدہ اللہ اہل قافلہ اور بعض مقامی احباب کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ گوٹن برگ سے ستّر اسّی کلو میٹر دُور ایک پُرفضا علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تین موٹر کاروں میں حضور ایدہ اللہ اور اہل قافلہ سوار ہوئے اور دو کاریں مقامی دوستوں کی تھیں۔ ساڑھے چھ بجے شام مشن ہاؤس سے کُل پانچ کاریں روانہ ہوئیں۔ مقامی احباب میں مبلغ انچارج سویڈن مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ گوٹن برگ مکرم حامد کریم صاحب، مکرم محمود احمد صاحب ورک، مکرم چوہدری عبدالرشید ظفر صاحب مکرم مرزا مسعود احمد صاحب، مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم جی۔ ایم صادق صاحب ربوہ اور مالمو (ناروے) سے آئے ہوئے مصری احمدی بھائی مکرم مصطفیٰ کامل صاحب شامل تھے۔

موٹر کاریں پہلے گوٹن برگ سے جانب شرق بردس مقام تک گئیں۔ پھر بردس سے جانب جنوب سکینے کے مقام تک آئیں اور وہاں سے جانب غرب مُڑ کر ایک اور راستہ سے واپس گوٹن برگ جاتے ہوئے گنگز باکا کے مقام پر گوٹن برگ جانے والی بڑی سڑک "ای ۶" (E 6) پر آ نکلیں۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ اور گورو تیغ بہادر جی

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

(۳)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ خواہ بھائی سنتوکھ سنگھ کے زمانہ میں سکھ دنیا نے ابھی اس خیال کو نہیں اپنایا تھا کہ گورو جی اورنگ زیب کے حکم سے دہلی میں اس لئے قتل کر دیئے گئے تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کرنے پر رضامندی ظاہر نہیں کی تھی اور اپنے آبائی مذہب کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تھے ورنہ بھائی سنتوکھ سنگھ جی اس تبدیلی کے ساتھ ہی یہ بھی شامل کر دیتے کہ گورو تیغ بہادر جی کو اورنگ زیب بادشاہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مشورہ سے قتل کروا دیا تھا یاد رہے کہ بھائی سنتوکھ سنگھ جی کے بعد اور بھی متعدد سکھ ودوانوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ گورو تیغ بہادر جی کا سر تلوار لگنے سے قبل خود بخود ہی تن سے جدا ہو گیا تھا۔ اور دیکھنے والے حیران رہ گئے تھے۔

(مالوہ اتہاس حصہ اوّل صفحہ ۸۳۔ سری کلغی دھر بلاس صفحہ ۳۷۔ ۵۲ لیکچر صفحہ ۱۸۹۔ دشمیش چمتکار صفحہ ۴۲ جنم ساکھی سری گورو گوبند سنگھ جی صفحہ ۱۰۲،۱۰۳ سکھ سوراج صفحہ ۱۲۳۔ گورپد پرکاش حصہ ۹ منڈر ۱۲ ۱۹۴۲ء۔ پنتھ پرکاش چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۹ لیسرام۔ ۱۲ رسالہ گورمت امرتسر دسمبر ۱۹۵۸ء جتھیدار رسالہ جالندھر ۲۴ نومبر ۱۹۶۸ء)

الغرض اس روایت کو بدل کر نئی شکل دینے والے سکھ ودوانوں اور مصنفوں نے بھی گورو تیغ بہادر جی کا قتل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ یا اورنگ زیب بادشاہ کے سر تھوپنے کی کوشش نہیں کی۔ صاف ظاہر ہے کہ اس وقت یہ روایت سکھوں میں مشہور نہیں ہوئی تھی کہ گورو تیغ بہادر جی کے قاتل حضرت مجدد الف ثانیؒ اور اورنگ زیب بادشاہ ہیں ورنہ وہ یہ تبدیلی بھی کر سکتے تھے اور گورو تیغ بہادر جی کا قتل اورنگ زیب بادشاہ کے سر تھوپ سکتے تھے۔

(۱۱) ایک گور بلاس پاتشاہی دسویں بابا سمیر سنگھ جی کی تصنیف بھی ہے یہ گور بلاس بابا جی نے ۱۹۲۳ بکرمی (۱۸۶۶ء) میں تصنیف کی تھی۔ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کے بقول بابا سمیر سنگھ جی نے بھی گورو تیغ بہادر جی کا قتل اورنگ زیب کے سر تھوپنے کی کوشش نہیں کی بلکہ یہ روایت اسی طرح ہی بیان کی ہے جس طرح کہ قدیمی سکھ کتب میں موجود تھی چنانچہ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے ایسی کتب کی جو فہرست دی ہے اس میں اس گور بلاس کو بھی شامل کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ :-

"پوتھی گور بلاس۔ بھائی سمیر سنگھ جی ۔ انتخاب پریس لاہور"

(گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ صفحہ ۳۷)

ہمیں اس کا علم تھا کہ بابا سمیر سنگھ جی نے اس بارہ میں کچھ بھی نہیں لکھا بلکہ سرے سے خاموشی اختیار کر رکھی ہے چنانچہ ہم نے ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کی خدمت میں ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء کو بصیغہ رجسٹری عرض کیا کہ بابا سمیر سنگھ جی کی اصل عبارت یا اس کے مکمل حوالہ سے مطلع فرمایا جائے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی چٹھی مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۸ء میں تحریر فرمایا :-

"آپ جی کی چٹھی ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء کے لئے شکریہ ...... پوتھی گور بلاس مصنفہ بابا سمیر سنگھ جی کا نام اس فہرست میں لکھا ہوا غلطی سے رہ گیا ہے اس میں گورو تیغ بہادر جی کی شہادت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کے صفحہ کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی عبارت۔ عمداً گریز نہیں کیا گیا"

(چٹھی ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۸ء)

(۱۲) بھائی بیر سنگھ جی بل پٹیالہ والوں نے ایک کتاب "سنگھ ساگر" کے نام پر لکھی ہے۔ اس کی تصنیف کا زمانہ ۱۸۸۴ بکرمی (۱۸۲۷ء) ہے۔ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کے بقول انہوں نے بھی گورو تیغ بہادر جی کا قتل حضرت امام ربانی یا اورنگ زیب بادشاہ کے سر تھوپنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ خودکشی ہی بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے اس کے صفحات کا حوالہ درج کر دیا ہے لیکن عبارت لکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :-

"سنگھ ساگر بیر سنگھ بل صفحہ ۴۲، صفحہ ۵۹"

(گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ صفحہ ۳۷)

خاکسار نے اپنی چٹھی ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء کے ذریعہ ان سے اصل عبارت بھجوانے کا مطالبہ کیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصل عبارت تو بھجوانے سے گریز کیا البتہ اتنا ضرور لکھ دیا کہ

"بیر سنگھ بل کی کتاب "سنگھ ساگر" قلمی شکل میں ہی ہے اور اس کی صرف ایک ہی کاپی ہے جو مہاراجہ پٹیالہ کے پاس ہے اس کے صفحات میں نے درج کر دیئے ہیں۔ مگر گورو تیغ بہادر جی کے دہلی جانے اور شہادت کے متعلق عبارت اتنی لمبی اور فرضی کہانیوں سے بھری ہوئی تھی اور اس میں نئی بات بھی کوئی نہ تھی اس لئے یہ درج نہیں کی گئی تھی۔ نیز کتاب قلمی اور ایک ہی نسخہ ہونے کی وجہ سے عام دیکھی بھی نہیں جا سکتی۔ اس کی عبارت محققین کے لئے بے معنی ہے"

(چٹھی ڈاکٹر گنڈا سنگھ مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۸ء)

ڈاکٹر صاحب کا خود ہی ایک حوالہ پیش کرتے ہوئے اس کی اصل عبارت کو نقل کرنے سے گریز کرنا اور عبارت طلب کرنے پر اسے فضول اور فرضی شاعرانہ کہانیوں کا مجموعہ قرار دے کر اصل عبارت کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش عجیب معلوم ہے اگر اس کا ایک ہی نسخہ نہ ہوتا تو ہم ڈاکٹر صاحب کو اس بارہ میں کوئی تکلیف نہ دیتے اور دوسرے نسخہ سے ان کے دیئے ہوئے صفحات سے خود ہی نقل کر لیتے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ تو مسلّم ہے کہ بھائی بیر سنگھ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو گورو تیغ بہادر جی کا قتل اورنگ زیب بادشاہ کے سر تھوپنے کی بجائے اسے ایک خودکشی ہی بیان کرتے ہیں اور اپنے لٹریچر میں چلی آ رہی پرانی روایت کو ہی دہرا دیتے ہیں۔

۱۳۔ پنڈت تارا سنگھ جی نروتم بھی ایک مشہور سکھ بزرگ گذرے ہیں ان کے نام پر ایک کتاب "گورو تیرتھ سنگرہ" مشہور ہے۔ یہ ۱۹۴۲ بکرمی (۱۸۸۵ء) کی تصنیف ہے اس میں گورو تیغ بہادر جی سے متعلق یہ مذکور ہے :-

"دہلی تیرتھ سیس گنج .... اس مکان میں کوتوالی میں بٹھائے بہت تنگ کرتے نے بھی جب قہر مانہ کرامت دکھانا پسند نہ کیا تب اورنگ زیب نے سر قلم کرنے کا حکم دے دیا یہ سن کر گورو صاحب نے ایک سکھ کو حکم دیا کہ تو تلوار کھینچ سر ہم خود ہی سرمہ کی طرح اتار دیں گے یہ سن کر سکھ نے تلوار کھینچی ۱۷۳۲ بکرمی (۱۶۷۵ء) گھر شتی پہنچی کہ دو پہر دو گھڑی سر جدا ہو گیا"

(گورو تیرتھ سنگرہ صفحہ ۱۰۵)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی سے لے کر ۱۸۸۵ء تک سکھ کتب میں جو قدیمی روایت چلی آ رہی تھی اس میں کسی جگہ بھی یہ اشارہ تک نہیں کیا گیا کہ گورو تیغ بہادر جی کا قتل اورنگ زیب بادشاہ کے مذہبی تعصب کا نتیجہ تھا وہ گورو صاحب کو مسلمان بنانا چاہتا تھا اور گورو جی آخر دم تک اسلام قبول کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار نہ ہو سکے۔ انہوں نے جان دے دی مگر اپنا مذہب نہ بدلا۔

۱۴۔ مشہور سکھ مورخ گیانی سنگھ جی نے "پنتھ پرکاش" کے نام سے ۱۹۲۴ بکرمی (۱۸۶۷ء) میں سکھ تاریخ لکھی ہے اس کا پہلا ایڈیشن انہوں نے ۱۹۳۶ بکرمی (۱۸۷۹ء) میں، دوسرا ۱۹۴۶ بکرمی (۱۸۸۹ء) میں شائع کیا تھا یہ دونوں ایڈیشن چھاپہ پتھر کی شکل میں ملتے ہیں اور ہمارے پاس یہ دونوں ہی موجود ہیں۔ اس کے بعد اس کے چھاپہ ٹائپ کے اور بھی متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ان سب ایڈیشنوں میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے مناسب ردّ و بدل کئے گئے ہیں چنانچہ ۱۹۳۶ بکرمی (۱۸۷۹ء) کے پہلے ایڈیشن میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

اتیا دک بھو بچن کر جب سر نیائے
ماتھا ٹیکیو دھرا یہ دلیہ تیغ بران اڑائے
داہی کے جلاد جو کھڑا ہو گور پاس
خود ہی دھڑ تے جدا سر سکھ ہوتن خاص
سکھ لوگ اچرج رہے پاتھیو ہاہا کار
انکسمات اس وقت ہوئے گیو اندھ غبار

(پنتھ پرکاش چھاپہ پتھر مطبوعہ ۱۹۳۶ بکرمی (۱۸۷۹ء) بسرام ۱۲ صفحہ ۱۱۹)

گویا کہ گورو تیغ بہادر جی کا سر خود بخود ہی تن سے جدا ہو گیا تھا۔ گورو جی کا اس طرح خود بخود کٹ جانا لوگوں کے لئے حیرانی کا باعث بنا تھا۔

گیانی جی نے پنتھ کے دوسرے ایڈیشن میں جو ۱۹۴۶ بکرمی (۱۸۸۹ء) میں پہلے ایڈیشن کے دس سال بعد شائع ہوا تھا۔ گورو تیغ بہادر جی کے متعلق یہ بیان کیا ہے۔

اتیاد ک گورو بچن کہ کر جب سر نیائے
دھر یوسیس تیغ دھراپ دینے برافی اڑائے
پھر جلاد سے بھسو کھڑا اپنے گور پاس
تیغ چلائی سر بھیئو دھڑ تے جدا ہو ناس

(ایضاً)

گویا کہ گورو جی کا سر خود بخود جدا نہیں ہوا تھا بلکہ جلاد کی تلوار سے کٹ گیا تھا۔ گورو جی کے قتل کا حکم اورنگ زیب نے دیا تھا۔

اس کے بعد چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل کا قصہ یوں بیان کیا گیا ہے۔

سکھ سہت جیسے نورنگ کا کہیا نہ گور دھار دھاریو
من رام بھائی دیالہ کو نورنگ دکھ دے ماریو
دتی داس گورو گورو تے کہ گوربانی دے کے
پڑھ آنند گورو سم ہیت پٹھو دیو دہن کھے کے
مگھر شدی نیمی ستر ال سے بتیس دوپہر میں
بھیو شہید نوئے گورو جب تب بجیو تیر ین قریں

(پنتھ پرکاش چھاپہ ٹائپ بسرام ۱۹ صفحہ ۱۳۵)

اس سے واضح ہے گورو جی کی موت اورنگ زیب کے حکم سے واقع ہوئی تھی کیونکہ گورو جی نے اس کے کہنے پر اسلام قبول کرنا قبول نہیں کیا تھا گویا کہ سکھ ودوانوں نے اورنگ زیب کو بدنام کرنے کی خاطر اپنی کتب میں ردّ و بدل کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ گیانی جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو صاحب کے ساتھ ہی ان کے بعض سکھ بھی مار دیئے گئے۔ مگر اس بارہ میں گورو جی کا اپنا ہی یہ ارشاد ہے

سنگ سکھا سب تج گئے کوؤ نہ نبھیو ساتھ
کہو نانک اس بپت میں ٹیک ایک رگھوناتھ

(سگورداراں تے دو دیک محلہ ۹ صفحہ ۱۴۲۹)

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے شائع شدہ مترجم گورو گرنتھ صاحب میں اس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

"میرے سنگ ساتھی سبھی مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہیں کوئی بھی آخر تک میرا ساتھ دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ گورو جی بیان کرتے ہیں کہ اس مصیبت میں صرف خدا تعالیٰ ہی میرا سہارا ہے۔"

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا شائع شدہ مترجم گورو گرنتھ ۴۲۲۔

سردار جی۔ پی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے بیان کیا ہے

"یہ بات صاف ہے کہ گورو تیغ بہادر جی اپنے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑیاں۔ اپنی کمزوری اور اپنے دکھ کا ذکر کر رہے ہیں۔"

(پراچین بیڑاں صفحہ ۳۰)

۱۷۔ سنت سوراج سنگھ جی نے ایک کتاب "تواریخ سری گورو خالصہ" کے نام پر تصنیف کی ہے۔ اس میں گورو تیغ بہادر جی کی وفات کا حصّہ یوں مذکور ہے۔

"اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر صاحب کو بلا کر پھر کہا کہ یا کرامات دکھلاؤ یا دین قبول کرو ...... گورو صاحب کے شانت دل کو ذرا بھی خوف نہ آیا اور کاغذ کا ایک پرزہ اورنگ زیب کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ اگر اسے میری گردن پر رکھ کر زور سے تلوار چلائی جائے تو مجھے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ تلوار لگنے کی دیر تھی کہ سر تن سے جدا ہوتا نظر آیا اور خون کے فوارے چھوٹ گئے۔"

(تواریخ سری گورو خالصہ صفحہ ۸۳)

اس روایت کی موجودگی میں بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح یا اورنگ زیب پر گورو تیغ بہادر جی کے قتل کا الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔

۱۸۔ گیانی سردول سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ قصّہ بیان کیا ہے۔

"دوسرے دن کوتوالی میں بلا کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم نے تیغ کی بہادری کون سی دکھلائی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کو تیغ بہادر کہا جاتا ہے گورو صاحب نے جواب دیا کہ کاغذ پر تیغ بہادر کا نام لکھ کر تلوار کی دھار پر باندھ دیا جائے گا اور وہ تلوار ہماری گردن پر چلائی جائے۔ بادشاہ کے حکم سے کاغذ پہ نام لکھ کر تلوار کی دھار پر باندھ دیا گیا اور مغل سپاہی نے تلوار چلائی۔ وہ ابھی لگنے ہی نہ پائی تھی کہ گورو صاحب کا سر خود بخود تن سے جدا ہو گیا۔"

(۵۲ لیکچر صفحہ ۱۸۲)

اس حوالہ کی موجودگی میں کوئی بھی دانشور گورو تیغ بہادر کے قتل کا الزام اورنگ زیب بادشاہ یا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پر نہیں دے سکتا۔

۱۹۔ بعض ہندو ودوانوں نے بھی گورو تیغ بہادر جی کی قتل کی ذمہ داری اورنگ زیب پر نہیں ڈالی بلکہ اسے ایسے ہی رنگ میں بیان کیا ہے جس سے قدیمی سکھ بزرگوں کے خیالات کی تائید ہوتی ہے۔

(سوانح عمری گورو گوبند سنگھ صفحہ گورمکھی ایڈیشن صفحہ ۱۱۳۔ سکھاں دے راج دی وتھیا ایڈیشن ۱۸۶۸ء صفحہ ۵۲ ایڈیشن ۱۸۹۴ء صفحہ ۴۴-۴۳ شہید جاتی تے سکھ گورو صفحہ ۱-۹ ہسٹری آف اورنگ زیب جادو ناتھ سرکار صفحہ ۳۱۲)

۲۰۔ بعض یورپین مورخین کے مطابق گورو تیغ بہادر جی کے قتل کی ذمہ داری حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح اور اورنگ زیب بادشاہ پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ اورنگ زیب بادشاہ کو کافی عرصہ کے بعد ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے (اے جے بی فرام بنگال ٹو انگلینڈ صفحہ ۳۰) آدھ گرنتھ صفحہ ۱۸۸×۷۱ دیباچہ ہسٹری آف دی سکھز صفحہ ۶۵ ڈکشنری آف اسلام مصنفہ مسٹر ہیوگ صفحہ ۵۹۳) اور اس میں بعد میں اضافے بھی کئے جاتے رہے ہیں۔ مثلاً پہلے صرف یہ کہا گیا تھا کہ اورنگ زیب نے یہ کہا تھا کہ اسلام قبول کرو یا موت۔ بعد کو تیسری چیز کرامت بھی شامل کر لی گئی۔ یعنی بادشاہ نے گورو صاحب سے کہا تھا کہ یا اسلام قبول کرو یا موت اور یا پھر کرامت دکھلائی جائے۔ بھنگو رتن سنگھ نے صرف دو باتیں اسلام یا تلوار بیان کی ہیں۔ اس کے بعد مصنفین نے "کرامت دکھلاؤ" کا مطالبہ بھی شامل کر لیا ہے۔ الغرض سردار دیگور سنگھ جی سابق آئی سی ایس نے اپنے اس الزام پر اگر سنجیدگی سے غور کریں گے تو انہیں پیر بیت کی دیوار بیچ ثابت ہو گا۔ کیونکہ سکھ دھرم کا سارا مذہبی لٹریچر ان کے خلاف ہے۔

دہلی کے چاندنی چوک میں بنایا گیا گوردوارہ بھی ایک مسجد مسمار کر کے اس کی جگہ تعمیر کیا گیا ہے (دہلی دے گوردوارے صفحہ ۶۱ صفحہ ۶۲ صفحہ ۶۳۔ رسالہ سنت سپاہی امرتسر دسمبر ۱۹۵۱ء فروری ۱۹۵۵ء دسمبر ۱۹۵۶ء۔ تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۲۳۵۔ پراچین پنتھ پرکاش صفحہ ۳۶۴ پنتھ پرکاش صفحہ ۴۲۴۔ گورمت پتر صفحہ ۲۳۵ اتہاس دلی دے گوردوارے صفحہ ۲۶۴ صفحہ ۱۵۔ گرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ صفحہ ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ کے تبلیغی میدان میں کیتھولک پادریوں کی
اسلام دشمنی کی ایک واضح مثال

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم-اے۔ سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ وجزائر فجی)

مارچ ۱۹۵۶ء میں سیرالیون مغربی افریقہ کے شمالی صوبہ کے بعض کیتھولک پادریوں نے سیرالیون گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم میں احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کے خلاف یہ شکایت کی کہ چونکہ مگبورکا کے احمدیہ سکول میں عرصہ سے احمدیہ مشن کے مبلغ قرآن کریم اور عربی زبان اور اسلامیات کی باقاعدہ تعلیم دیتے ہیں اس لئے احمدیہ مشن کے اس سکول کی گرانٹ بند کر دی جائے کیونکہ حسبِ قواعد گورنمنٹ سے گرانٹ حاصل کرنے والے سکول کے ٹائم ٹیبل میں قرآن کریم اور عربی وغیرہ پڑھانے کے لئے وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

سکول کی گرانٹ بند کر دی گئی

سوئے اتفاق سے محکمہ تعلیم کی طرف سے اس معاملے کی تحقیق کے لئے جو لیڈی انسپکٹر آف سکولز مگبورکا بھیجی گئی وہ کٹر کیتھولک عیسائی تھی اور ہمارے لوکل مبلغ بھی اس روز مگبورکا سے باہر تھے چنانچہ اس انسپکٹر کو ہمارے خلاف بڑھا چڑھا کر رپورٹ کرنے کا موقعہ مل گیا جس کی بناء پر محکمہ تعلیم کی طرف سے ہمارے سکول کی گرانٹ بند کر دی گئی حسب قواعد سکول کے استادوں کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری تھی۔ ہم صرف سکول فیس جمع کر کے محکمہ تعلیم کو بھیج دیتے تھے۔

صوبائی ممبران کا سالانہ اجلاس

ہم نے بہت کوششیں کیں کہ کسی طرح مگبورکا احمدیہ سکول کی گرانٹ دوبارہ بحال ہو جائے مگر کامیابی نہ ہوئی اور ہمیں ایک سال تک مجبوراً وہ سکول بند رکھنا پڑا۔ اگلے سال یعنی مارچ ۱۹۵۷ء میں جب اس صوبہ کی ایجوکیشن اتھارٹی کے ممبران کی سالانہ میٹنگ ہوئی تو احمدیہ سکولوں کے جنرل مینیجر کی حیثیت سے خاکسار بھی اس میں شریک ہوا اور اجلاس کے دوران میں نے موقعہ پا کر مگبورکا احمدیہ سکول کی گرانٹ کا معاملہ اٹھایا اور کئی سال کا سکول کی حسنِ کارکردگی کا ریکارڈ بھی پیش کیا لیکن وہاں بھی عیسائی پادریوں نے جو اپنے مشنوں کے نمائندہ کے طور پر اجلاس میں موجود تھے ہماری بہت مخالفت کی اور کہا کہ احمدی مبلغ اپنے سکولوں میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ ٹائم ٹیبل کے دوران قرآن کریم اور عربی اور اسلامیات وغیرہ پڑھاتے ہیں۔ اس لئے پبلک فنڈز میں سے ایسے سکولوں کو گرانٹ کیوں دی جائے جن کا مقصد طلباء کو مسلمان بنانا ہے۔

ہماری طرف سے جواب

میری طرف سے جواب دیا گیا کہ ہم اپنے سکولوں میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ ٹائم ٹیبل کے دوران قرآن کریم یا اسلامیات وغیرہ نہیں پڑھاتے۔ یہ ہمارے خلاف بالکل غلط رپورٹ کی گئی تھی۔ ہماری طرف سے ہر سکول کے ٹائم ٹیبلوں کی نقول محکمہ تعلیم کے ریکارڈ میں سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ میں ابھی اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ یورپین ڈائریکٹر تعلیم جو اس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے خود ہی میری تائید میں بول پڑے اور ان پادریوں کو کہنے لگے کہ "آپ لوگ بھی تو اپنے سب سکولوں میں جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں بائیبل پڑھاتے ہیں اور عیسائیت کے متعلق معلومات پر مشتمل کتابچے آپ نے سکولوں کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں جو ہر طالب علم لازمی طور پر خریدتا ہے اور یہ ہمارے علم میں ہے کہ آپ یہ سب کچھ گورنمنٹ کے مقرر کردہ ٹائم ٹیبل کے دوران ہی پڑھاتے ہیں گو آپ کی پرائیویٹ مذہبی سنڈے کلاسیں بھی چل رہی ہیں پس آپ کے اس طریق کار کو خلافِ قواعد قرار دے کر آپ کے سکولوں کی گرانٹ کیوں نہ بند کی جائے؟"

مخالف اسلام ممبران تلملا اٹھے

اس پر وہاں سارے موجود پادری ممبران تلملا اٹھے اور کہنے لگے "بائیبل تو انگریزی ادب میں ایک بلند پایہ چوٹی کی کتاب شمار ہوتی ہے اس لئے بائیبل پڑھنے سے طلبہ میں انگریزی زبان کی لیاقت میں اضافہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ مگر ڈائریکٹر تعلیم اور دیگر غیر پادری ممبران ان کا مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگے کہ انگریزی ادب طالب علموں کو سکھانے کے لئے کیا بائیبل ہی رہ گئی ہے؟ اس موقعہ پر جو مسلمان ممبران ہماری جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے انہوں نے بھی ہماری تائید کی اور کہنے لگے کہ ہم مسلمان بھی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے سے عربی زبان میں مہارت پیدا ہوتی اور کائناتِ عالم کے نظام کے متعلق قرآن کریم میں مذکورہ صحیح معلومات طلبہ حاصل کرتے ہیں۔ اس بحث کے آخر میں صدر مجلس یعنی ڈائریکٹر تعلیم نے دوبارہ ان پادریوں کو ذرا سختی سے کہا کہ آپ لوگ محض مسلمانوں کے خلاف تعصب اور عناد کی وجہ سے اس مسلم مشن کے خلاف رپورٹیں کرتے رہتے ہیں ورنہ کوئی ٹھوس شکایت اب تک ان کے خلاف ہمارے پاس نہیں پہنچی بلکہ یہ احمدی لوگ آپ لوگوں سے بہت بعد میں اس ملک میں آنے کے باوجود تعلیمی لحاظ سے ملک کو آپ کی طرح فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

ہمارا اسکول دوبارہ کھل گیا

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایجوکیشن اتھارٹی کی اسی میٹنگ میں اکثریت کی سفارش پر نہ صرف ہمیں مگبورکا احمدیہ سکول دوبارہ کھولنے کی اجازت دے دی گئی بلکہ سابقہ سال بھر کی بند شدہ گرانٹ کا کچھ حصہ بھی ہمیں مل گیا۔

فالحمد للہ تعالیٰ

مجاہدین تحریکِ جدید کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ہست ایں بہر حالت شود پیدا

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہو جاتا۔ اگر کسی کو ایسے خرچ کا حوصلہ پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کا خود مددگار بن جاتا ہے۔ اے میرے بھائی یہ امداد کرنے کا ثواب تو تمہیں مفت میں دیا جا رہا ہے ورنہ غلبۂ اسلام کا فیصلہ تو آسمان پہ ہو چکا ہے جو بہر صورت نافذ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے حق میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ یوں دعا فرماتے ہیں:۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بارو حال او جنت شود پیدا۔

یعنی اے خداوند کریم تو ہر اس شخص پر جو اسلام کا خدمت گزار ہے اپنے فضلوں کی بارش برسا اور اگر اسے کوئی مشکل آ پڑے تو اس کی مصیبت ٹلا دے۔ اے سب قدرتوں کے مالک تو اسے ایسا خوش و خرم رکھ کہ اس کے تمام کاروبار اور حالات میں اسے جنت کا نظارہ دکھائی دے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

پس کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ مخلصین جو اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز اموال خرچ کر رہے ہیں اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ایسے مخلصین کے حق میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بابرکت دعائیں ہر آن ان کے شاملِ حال رہیں گی۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا

(دورہ وزیر آباد)

۶ر اکتوبر بروز سوموار کو اللہ تعالیٰ کے محض فضل و احسان سے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وزیر آباد تشریف لائیں آپ کے ہمراہ نائب صدر صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بھی تھیں آپ کی آمد کی اطلاع تحصیل وزیر آباد کے چودہ دیہات کو بذریعہ خطوط دی گئی اس موقعہ پر مندرجہ ذیل سات دیہاتوں سے احمدی خواتین تشریف لائیں۔

دلاور چیمہ۔ ہیڈ خانکی۔ قلعہ سنگیاں۔ چک پٹھان۔ سلہو کے۔ بوملکے اور راہوالی۔ اس کے علاوہ گجرات کھاریاں اور گوجرانوالہ سے بھی بہت سی بہنوں نے اس اجلاس میں شرکت کی لجنہ اماء اللہ وزیر آباد نے شہر کی غیر احمدی پڑھی لکھی خواتین کو بھی اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ ان کی تعداد ساٹھ کے قریب تھی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا پھر محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ نے دُرّثمین میں سے "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" نظم پڑھی اس کے بعد نسیم ملشرہ سیکرٹری لجنہ وزیر آباد نے ایڈریس پیش کیا جس میں صدر صاحبہ موصوفہ کا مختصر طور پر غیر از جماعت بہنوں کو تعارف کروایا گیا۔ پھر نائب صدر محترمہ امۃ القدوس صاحبہ نے "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے مختصر وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار خوبیوں کا نہایت دلنشین انداز میں ذکر کیا بعدہٗ بیگم صاحبہ ملک اعجاز احمد صاحب نے نظم پڑھی آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے تقریر فرمائی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مشن اور اس کے ضمن میں احمدی مستورات پر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کی طرف نہایت احسن پیرایہ میں توجہ دلائی۔ اجلاس میں شریک تمام احمدی اور غیر احمدی خواتین نے بڑی خاموشی سے اور دلجمعی سے تقاریر سنیں جلسے کے اختتام پر تمام بہنوں کو دوپہر کا کھانا دیا گیا۔

دُعا ہے کہ ان کی وزیر آباد میں آمد ہر لحاظ سے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بابرکت ثابت ہو آمین۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ وزیر آباد)

ضلع بہاولنگر کے احمدی طلباء کا تربیتی و تعلیمی اجلاس

مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۰ء احمدی طلباء کا ایک تعلیمی و تربیتی اجلاس بمقام چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر میں چوہدری عبد الشکور صاحب کے مکان پر منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر نے کی تلاوت قرآن کریم عزیزم ارشد محمود متعلم جماعت اوّل نے کی اور نظم عزیزم ظہیر الدین متعلم جماعت سوم نے پڑھی جماعت پنجم کے ایک طالب علم ظفر الاسلام نے "ہمارا پیارا دین اسلام" کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد اور مکرم نذیر احمد صاحب خادم نے علم کی اہمیت و برکات بیان کیں آخر میں صدر جلسہ نے طلباء کو محنت اور شوق، دلی لگن اور وقت کو ضائع کئے بغیر حصول علم کی تلقین کی اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعائیہ خطوط لکھنے اور حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے اپنے تعلیمی اداروں میں اعلیٰ نمبر لیکر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا کہ تا طلباء اپنے وطن عزیز اور ملک و قوم کی بہتر خدمت کر سکیں دعا پر یہ تربیتی اجلاس ختم ہوا۔

(رانا داؤد احمد چک نمبر ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر)

۵۔ محترمہ عذرا تحسین صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب کوکھر دار الصدر شمالی ربوہ مبلغ ۵۰ روپے چندہ تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے پریشانیاں دور کرے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقف عارضی کی ضرورت واہمیت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ وقف عارضی کی ضرورت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے یہ توجہ پیدا کرنے کیلئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے...... اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں جماعت کو اس سے بڑا فائدہ ہے اس کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور امراء اضلاع کو اسے بڑی اہمیت دینی چاہیئے اور پورا زور لگا کر دوستوں کو اس کام کیلئے تیار کرنا چاہیئے۔ اس میں جبر یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال ہی نہیں دیا کہ وہ اس میں حصہ لینے کی توفیق رکھتا ہو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے لیکن میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت میں ہزاروں دوست ایسے ہیں کہ اگر ان کی نیتیں درست ہوں اور ان کے دل میں خدا تعالیٰ کیلئے اپنے اوقات پیش کرنے کا شوق ہو تو وہ آگے آجائیں گے اور بڑا کام ہو جائے گا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۴، ۱۵)

احباب جماعت سے عموماً اور محترم امراء اضلاع سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

درخواستہائے دُعاء

۱۔ لاہور شہر کے ایک بہت ہی مخلص، مخیر۔ اور مہمان نواز دوست مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور کچھ دنوں سے صاحب فراش ہیں ان کی بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے تاہم ابھی تکلیف پوری طرح دور نہیں ہوئی احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اس مخلص بھائی کیلئے درمندل سے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور کام کرنیوالی صحت مند لمبی زندگی بخشے۔ آمین (عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

۲۔ میری بہو عزیزہ نعیمہ جمال اہلیہ عزیزم جمال الدین لندن میں عرصہ تقریباً دو ماہ سے بیمار تھی اب وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ عزیزہ کے آپریشن کے ساتھ مردہ بچہ پیدا ہوا عزیزہ کی حالت انتہائی نازک ہوگئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عزیزہ کو دوبارہ نئی زندگی عطا فرمائی احباب سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ لمبی فعال عمر عطا فرمائے ہر آزمائش اور شر سے بچائے خیر و عافیت کے ساتھ ہسپتال سے گھر لائے۔ آمین

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

۳۔ آغا نصیر احمد خان اور ان کی اہلیہ صاحبہ بغرض علاج آجکل یورپ گئے ہوئے ہیں آغا نصیر احمد خان صاحب کی صحت اب پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی ان کی بیگم صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہونا باقی ہے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر دو کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (حکیم محمد اشرف جاوید سیکرٹری مالی و قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۸ ضلع رحیم یار خان)

۴۔ تقریباً عرصہ ڈیڑھ سال ہوگیا ہے خاکسار کو منہ پر پھنسیاں نکل رہی ہیں کافی اور مختلف علاج کرانے کے باوجود افاقہ نہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت اقدس میں درخواست دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے خاص فضل وکرم سے شفا عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے (نصیر احمد کاہلوں نظامت تشخیص جائیداد ربوہ میاں)

۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۳۰)

قدسیہ بیگم حامدہ چغتائی صاحبہ	ماڑی پور	کراچی	۰۰ — ۸۰
فلائٹ لیفٹیننٹ سلیم احمد شاہ صاحب	کورنگی کریک	؍؍	۰۰ — ۱۰
افتخار احمد صاحب عارف	مالیر کینٹ	؍؍	۰۰ — ۲۰۰
امۃ الرشید فاروقی صاحبہ	بالمقابل مارکیٹ	؍؍	۰۰ — ۳۲۵
حاجی غلام رسول صاحب	گرین مارکیٹ	؍؍	۰۰ — ۱۵
عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب	اقبال ٹاؤن	؍؍	۰۰ — ۱۰
زبیر احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۲
بشریٰ شیخ صاحبہ	کراچی	چھاؤنی	۰۰ — ۲۵
سید ناصر علی صاحب	شریف آباد	کراچی	۰۰ — ۳۰
سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰
سعید نثار احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰
محبوب احمد صاحب فاروقی	ناولٹی سینما	؍؍	۰۰ — ۲۵
مسز شیریں نور احمد صاحب	لطیف آباد	؍؍	۰۰ — ۲۰
ڈاکٹر مسز طیبہ رفیق صاحبہ	ساؤتھ کالونی	کراچی چھاؤنی	۰۰ — ۱۵۰
چوہدری منیر احمد صاحب	ویسٹ وہارف	کراچی	۰۰ — ۲۰
مبارکہ ابرار صاحبہ	جیکب لائنز	؍؍	۰۰ — ۱۵
منصور احمد صاحب بھٹی	P.E.C.H	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
ملک بشیر احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۳۰
نعیم احمد خان صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	محمد علی سوسائٹی	؍؍	۰۰ — ۳۵۰
آپا سلیمہ صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۹۵
ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
سلطانہ صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۰
سید نصیر احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
رشیدہ محسن صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۳۰۰
ناصرہ بیگم صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰۰
نعمت اللہ صاحب صدیقی	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
عطاء الرحمان صاحب طاہر	ہاؤسنگ سوسائٹی	؍؍	۰۰ — ۱۰
اہلیہ محمود احمد صاحب ٹھیکیدار	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۱
چوہدری سردار احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
مرزا محمد حسین صاحب			۰۰ — ۳۵
فہمیدہ منیر صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۲
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب خورشید	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۱
ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
شہباز رسول صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۵
مسعود احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۱
شیخ مبارک احمد صاحب	دستگیر سوسائٹی	؍؍	۰۰ — ۱۰
صفیہ ناصر صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰
ایس بی ریحانہ صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۵
نور فاطمہ صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۰۰
قریشی محمد مسعود احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۳۰
مبارکہ شاہدہ اہلیہ شاہد احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۵۰

بیگم صاحبہ مبارک ارشد صاحب	دستگیر سوسائٹی	کراچی	۰۰ — ۵۰
ملک منور احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
سیدہ خالدہ حسن صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰
بیگم ضیاء الاظہار احمد صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	؍؍	۰۰ — ۳۵۰
نصیر احمد صاحب طاہر	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۵
چوہدری محمد نواز صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰۰
امۃ الباری بیگم صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
جمیل احمد جاوید صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰
بیگم چوہدری شبیر احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۵
ائیر کموڈور شمس الحق احمد صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
بشریٰ اعجاز صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۵
صفیہ بیگم اہلیہ شمس صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۵
طاہر کرامت صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۰۰
نور محمد صاحب	مارٹن روڈ	؍؍	۰۰ — ۱۰
ملک خدا داد خان صاحب	کراچی صدر	؍؍	۰۰ — ۷۵
بیگم صاحبہ افتخار رسول صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۵
امۃ المجید صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
سید رشید طارق صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۷۱
محمد نصر اللہ صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۳۰
نواب بیگم صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۱
شریفہ حمید صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۷۰
سید کرم شاہ صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۰
ناصر احمد رانا صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۵
طاہرہ زرتشت صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۳۰
سید عبد الرشید صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۶۰
ایم کے خرم صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۵۰
شیخ عبد الحفیظ صاحب	؍؍	؍؍	۰۰ — ۲۰
نصرت خالد صاحبہ	؍؍	؍؍	۰۰ — ۱۰

(باقی)

(بقیہ صـ۲)

حضور کی گوٹن برگ میں مصروفیات

یہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو چکی تھی۔ یہاں حضور نے "ڈری سنیک" نامی ریسٹورانٹ میں جملہ احباب کی معیت میں رات کا کھانا کھایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر حضور دس بجے رات مشن ہاؤس واپس تشریف لائے

گوٹن برگ سے بروس تک ستر میل کا علاقہ تو چنداں دلکش نہ تھا لیکن بروس سے سکینے اور پھر خاص طور پر سکینے سے کنگز باکاتک کا علاقہ حسین اور دلکش نظاروں سے پُر تھا جنہیں سوئٹزرلینڈ کے علاقے لوزرن اور جرمنی کے بلیک فارسٹ کی جھلک موجود تھی۔ ہر طرف سبز پوش پہاڑیاں، شاداب وادیاں، مرغزار اور جھیلیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اس سرسبز و شاداب اور حسین وجمیل علاقے کی گائیں دودھ دینے میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ اور کئی بار انعام جیت چکی ہیں اس علاقہ کی گائے ایک دن میں بالعموم ۱۱۲ لٹر دودھ دیتی ہے یہ سیر بحمد اللہ تعالیٰ بہت فرحت افزا ثابت ہوئی

اگلے روز یعنی ۳۱ر جولائی کی صبح کو حضور ایدہ اللہ نے ناروے کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح کرنے کیلئے اوسلو روانہ ہونا تھا۔

جلسہ سالانہ

کے ایام قریب آ رہے ہیں ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلص خادم سلسلہ

مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مخلص خادم سلسلہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ اسلام ۷ نومبر ۱۹۸۰ء کی رات کو ایک بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

۸ نومبر بعد نماز مغرب و عشاء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

مرحوم کو رات بارہ بجے اچانک دل کا شدید دورہ پڑا۔ آپ کے داماد مکرم ریاض احمد صاحب فوراً فضل عمر ہسپتال لے گئے۔ جہاں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے بڑی تندہی سے بھرپور کوشش کی۔ آکسیجن بھی دی گئی مگر مالک حقیقی کا بلاوا آ چکا تھا کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔

مرحوم مبلغ ماریشس حافظ عبید اللہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی پیدائش ماریشس میں ہی ہوئی۔ آپ مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب کے داماد تھے۔ خدمت سلسلہ اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ماریشس مشرقی افریقہ۔ سیرالیون۔ کینیا۔ لائبیریا اور گیمبیا۔ وغیرہ میں تعینات رہے۔ اور اب پھر بیرون ملک تشریف لے جانے والے تھے۔ مرحوم اردو۔ پنجابی کے علاوہ عربی انگریزی۔ فرانسیسی اور لوگنڈی زبان جانتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے چار لڑکیاں اور ۲۱ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ آپ کی وفات کے وقت پانچوں بیٹے ملک سے باہر تھے۔ ایک کینیڈا میں ایک لنڈن میں اور تین جرمنی میں مقیم ہیں۔ ان کی چاروں بیٹیاں موجود تھیں۔ ان کے بیٹے مکرم نصیر الدین صاحب وفات کی اطلاع ملنے پر لنڈن سے ۹ نومبر کو آگئے۔ ان کے داماد مکرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ نائیجیریا آپ کی وفات سے چند دن قبل ہی نائیجیریا سے تشریف لائے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مخلص سلسلہ کو اپنی برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا کرے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

میری بچی عزیزہ امۃ الحمیر مبشرہ ۸۰-۱۰-۲۵ کو عزیزم نعیم احمد ولد خواجہ سلیم احمد صاحب حمید نے ہمراہ امیر جماعت کراچی چوہدری احمد مختار صاحب نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ ہال میں پڑھا۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین
عزیزہ امۃ الرحیم مبشرہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم کی پوتی اور ڈاکٹر احسان صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

کیپٹن نعمت اللہ صدیقی کراچی

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی بچی اپنے خاوند کے ساتھ ۲۴ نومبر کو امریکہ جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیریت پہنچائے۔ اور راستہ میں ہر طرح سے ان کا حامی و مددگار ہو۔

۲۔ نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی مبارک احمد اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو لنڈن میں کار کا حادثہ پیش آیا ہے۔ چوٹیں آئی ہیں اور محض خدا کے فضل سے جانیں بچ گئی ہیں۔ احباب ان دونو اور ان کے بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار قادر آباد ملوکی لنک سرکل چوہڑکانہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

قربانیوں کو انتہا تک پہنچایئے

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

(در ثمین حضرت مسیح موعود)

خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء ہمیں اس کی تلقین کرتے چلے آئے ہیں۔ غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے حضرت فاتح الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو عظیم منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے نام سے جاری فرمایا ہے۔ اور جس کے شیریں ثمرات اور خدا تعالیٰ کے افضال آپ آئے دن ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے اموال کی ضرورت ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ سے یہ توقع ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں "صد سالہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تقریب رخصتانہ

میری بڑی بیٹی عزیزہ عائشہ صدیقہ کا نکاح عزیزم فاروق عثمان برادر اصغر مولانا عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ سے بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ ۸۰-۱۱-۳ کو بعد نماز مغرب مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں پڑھا۔ اور اگلے روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ رخصتانہ کی دعا مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ سابق مبلغ ماریشس نے کرائی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس اور بزرگان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے۔ اور جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار عبد الغفار شاکر میموریل ربوہ

توجہ فرمائیں

حدود کمیٹی ربوہ کے اندر اور محلہ جات میں رہائشی پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔ بیرون حدود کمیٹی ربوہ رہائشی پلاٹ و زرعی زمین کی خرید کے لئے خدمت کا موقعہ عطا فرمائیں۔

ہمدرد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ
فون نمبر ۵۴۲

موٹر وائنڈنگ سپیشلسٹ

نیز

سٹارٹر ریپیرنگ

تسلی بخش کی جاتی ہے۔
احباب جماعت کے لئے خاص رعایت

میاں الیکٹرک سٹور

نزد سفینہ پرنٹنگ ملز
مقبول روڈ فیصل آباد

اعلانِ تعطیل

(۱) بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۱۸ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا (۲) ۱۹ نومبر بروز بدھ مورخہ دس محرم الحرام یوم شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے موقعہ پر ادارہ کے دفاتر بند رہیں گے لہذا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں

(مینیجر الفضل)